سلسلۂ اَربعینات

چالیس اَحادیثِ مبارکہ

اَلإِکْرَام فِي فَضْلِ شَهْرِ الصِّيَام

ماہِ رمضان کے فضائل

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

سلسلۂ اَربعينات

چالیس اَحادیثِ مبارکہ

اَلْاِکْرَامُ

فِي

فَضْلِ شَهْرِ الصِّيَامِ

﴿ماہِ رمضان کے فضائل﴾

تألیف

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور، فون :8514 3516، 111-140-140(+92-42)

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695 (42-92+)

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : اَلْإِكْرَام فِي فَضْلِ شَهْرِ الصِّيَام

﴿ماہِ رمضان کے فضائل﴾

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج : محمد تاج الدین کالامی

اِہتمامِ اشاعت : فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعتِ اَوّل : جولائی 2012ء

تعداد : 1,200

قیمت : -/40 روپے

❁ ❁ ❁

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs و DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/ ۰-۹۷۰-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔۱/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۲۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

حرفِ آغاز

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلینی چاہیے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا ہر حکم شریعت اور آپ ﷺ کا ہر قول و عمل اِسلام ہے اور اس کی مخالفت کفر ہے۔ اسی لیے قرآنِ مجید میں آپ ﷺ کی نسبت یہ حکم وارد ہوا ہے:

وَمَآ اٰتٰـکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا.

(الحشر، ۵۹: ۷)

''اور جو کچھ رسول (ﷺ) تمہیں عطا فرمائیں اُسے لے لیا کرو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں (اُس سے) رُک جایا کرو۔''

قرآنِ حکیم کے بعد ہمارے لیے ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ سرورِ کائنات ﷺ کی احادیث مقدسہ ہیں جس کے مبلغ کے لیے رحمتِ عالم ﷺ نے خصوصی دعا فرمائی ہے: ﴿**نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا، فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ**﴾ ''اللہ تعالیٰ اُس مردِ مومن کو رونق و تازگی بخشے جس نے میری حدیث سنی، پھر اسے یاد رکھا اور بعینہٖ اُسے آگے پہنچایا۔'' (جامع ترمذی)

چنانچہ حضور نبی اکرم ﷺ کی اِس مبارک دعا کا مصداق بننے اور دنیوی و اُخروی برکات سمیٹنے کے لیے ہر دور میں ائمہ کرام نے اپنے اپنے ذوقِ علمی اور اس دور کی ضرورت کے مطابق مختلف موضوعات پر چالیس احادیث کے مجموعے مرتب کیے ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی دورِ حاضر کے عظیم محدث، مجدد اور سچے عاشقِ رسول ﷺ ہیں۔ آپ پوری اُمتِ مسلمہ کو حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت جیسی سعادت و نعمت سے آشنا کروانا وقت کی اہم ایمانی ضرورت سمجھتے ہیں۔ آپ شب وروز اسی فکر میں لگے رہتے ہیں کہ امت کا ہر فرد حضور نبی اکرم ﷺ کے کمالاتِ معنوی اور جمالِ ظاہری سے ذہناً اور قلباً وابستہ ہو جائے۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ امتیاز عطا فرمایا ہے کہ آپ نے اُمت کے ہر مرض کے اَسباب کی نہ صرف درست تشخیص کی بلکہ اس کا مناسب علاج بھی تجویز فرمایا۔ آپ نے دورِ جدید کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے عوام و خواص دونوں کی علمی و فکری رہنمائی اور عقیدہ و عمل کی پختگی کے لیے احادیث مبارکہ سے خوب استفادہ کیا اور ۱۰۰ کے قریب چھوٹے بڑے مجموعہ ہائے احادیث مرتب کیے۔

زیرِ نظر اَربعین 'ماہِ رمضان کے فضائل' سے متعلق ہے جس میں ۴۱ اَحادیث مبارکہ مع اُردو ترجمہ و کامل تحقیق و تخریج اور ضروری شرح جمع کی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور تاجدار کائنات ﷺ کے اِرشاداتِ عالیہ کو حرزِ جاں بنانے، انہیں عام کرنے اور پوری امت کو عملاً ان سے مستفیض ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

(محمد تاج الدین کالامی)

رِیسرچ اِسکالر

فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْآیَاتُ الْقُرْآنِیَّةُ

۱. یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى
الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ
مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ
طَعَامُ مِسْكِیْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ
لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى
لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ
فَلْیَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیْدُ
اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ
عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ (البقرة، ۲: ۱۸۳-۱۸۵)

''اے ایمان والو! تم پر اسی طرح روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ (یہ) گنتی کے چند دن (ہیں) پس اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں (کے روزوں)

سے گنتی پوری کر لے، اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو ان کے ذمے ایک مسکین کے کھانے کا بدلہ ہے، پھر جو کوئی اپنی خوشی سے (زیادہ) نیکی کرے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے، اور تمہارا روزہ رکھ لینا تمہارے لیے بہتر ہے اگر تمہیں سمجھ ہو۔ رمضان کا مہینہ (وہ ہے) جس میں قرآن اتارا گیا ہے جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور (جس میں) رہنمائی کرنے والی اور (حق و باطل میں) امتیاز کرنے والی واضح نشانیاں ہیں، پس تم میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پا لے تو وہ اس کے روزے ضرور رکھے اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں (کے روزوں) سے گنتی پوری کرے، اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لیے دشواری نہیں چاہتا، اور اس لیے کہ تم گنتی پوری کر سکو اور اس لیے کہ اس نے تمہیں جو ہدایت فرمائی ہے اس پر اس کی بڑائی بیان کرو اور اس لیے کہ تم شکر گزار بن جاؤo‘‘

٢. اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ط هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ط عَلِمَ اللهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ج فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللهُ لَكُمْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ج وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ ط تِلْكَ حُدُوْدُ اللهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ

اٰیٰتِہٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَّقُوْنَ○ (البقرۃ،۲: ۱۸۷)

’’تمہارے لیے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے، وہ تمہاری پوشاک ہیں اور تم ان کی پوشاک ہو، اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنے حق میں خیانت کرتے تھے سو اس نے تمہارے حال پر رحم کیا اور تمہیں معاف فرما دیا، پس اب (روزوں کی راتوں میں بے شک) ان سے مباشرت کیا کرو اور جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے چاہا کرو اور کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ تم پر صبح کا سفید ڈورا (رات کے) سیاہ ڈورے سے (الگ ہو کر) نمایاں ہو جائے، پھر روزہ رات (کی آمد) تک پورا کرو، اور عورتوں سے اس دوران شب باشی نہ کیا کرو جب تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھے ہو، یہ اللہ کی (قائم کردہ) حدیں ہیں پس ان (کے توڑنے) کے نزدیک نہ جاؤ، اسی طرح اللہ لوگوں کے لیے اپنی آیتیں (کھول کر) بیان فرماتا ہے تاکہ وہ پرہیزگاری اختیار کریں○‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب صفة إبليس وجنوده، ٣/١١٩٤، الرقم: ٣١٠٣، وفي كتاب الصوم، باب هل يقال رمضان أو شهر رمضان ومن رأى كله واسعا وقال النبي ﷺ: من صام رمضان وقال: لا تقدموا رمضان، ٢/٦٧٢، الرقم: ١٨٠٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل شهر رمضان، ٢/٧٥٨، الرقم: ١٠٧٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٨١، الرقم: ٧٧٦٧،٧٧٦٨، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف على الزهري فيه، ٤/١٢٦، ١٢٨، الرقم: ٢٠٩٧، ٢١٠١۔

فرمایا: جب رمضان المبارک شروع ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اور ایک روایت میں ہے: ''آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔''

اور ایک روایت میں ہے: ''رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔''

قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: وَعِبَارَتُهُ: فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، كِنَايَةٌ عَنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَإِزَالَةُ الْغَلْقِ عَنْ مَصَاعِدِ أَعْمَالِ الْعِبَادِ تَارَةً بِبَذْلِ التَّوْفِيْقِ وَأُخْرٰى بِحُسْنِ الْقَبُوْلِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ كِنَايَةٌ عَنْ تَنَزُّهِ أَنْفُسِ الصُّوَّامِ عَنْ رِجْسِ الْفَوَاحِشِ وَالتَّخَلُّصِ مِنَ الْبَوَاعِثِ عَنِ الْمَعَاصِي بِقَمْعِ الشَّهَوَاتِ. (١)

''حافظ عسقلانی کہتے ہیں: حدیث مبارکہ کی یہ عبارت کہ آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، یہ کنایہ ہے اللہ کی رحمت کے نازل ہونے اور بندوں کے اعمال کی بلندی میں حائل رکاوٹ کے ازالہ سے جو کبھی توفیق مہیا کرنے کے ذریعے ہوتا ہے اور کبھی حسنِ قبول کے ساتھ۔ اور جہنم کے دروازے بند ہونے سے مراد ہے: روزے داروں کے نفوس کو فواحش کی پلیدی سے بچاؤ اور نفسانی

(١) العسقلاني، فتح الباري، ٤: ١١٤۔

خواہشات کے قلع قمع کے ذریعے نافرمانی کا سبب بننے والی چیزوں سے خلاصی۔‘‘

قَالَ الْعَيْنِيُّ: فَإِنْ قُلْتَ: قَدْ تَقَعُ الشُّرُوْرُ وَالْمَعَاصِي فِي رَمَضَانَ كَثِيْرًا، فَلَوْ سُلْسِلَتْ لَمْ يَقَعْ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ. قُلْتُ: هٰذَا فِي حَقِّ الصَّائِمِيْنَ الَّذِيْنَ حَافَظُوْا عَلَى شُرُوْطِ الصَّوْمِ وَرَاعُوْا آدَابَهُ. وَقِيْلَ: الْمُسَلْسَلُ بَعْضُ الشَّيَاطِيْنِ وَهُمُ الْمَرَدَةُ لَا كُلُّهُمْ كَمَا تَقَدَّمَ فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ وَالْمَقْصُوْدُ تَقْلِيْلُ الشُّرُوْرِ فِيْهِ، وَهٰذَا أَمْرٌ مَحْسُوْسٌ. فَإِنَّ وُقُوْعَ ذٰلِكَ فِيْهِ أَقَلُّ مِنْ غَيْرِهٖ. وَقِيْلَ لَا يَلْزِمُ مِنْ تَسَلْسُلِهِمْ وَتَصْفِيْدِهِمْ كُلِّهِمْ أَنْ لَا تَقَعَ شُرُوْرٌ وَلَا مَعْصِيَةٌ لِأَنَّ لِذٰلِكَ أَسْبَابًا غَيْرَ الشَّيَاطِيْنِ كَالنُّفُوْسِ الْخَبِيْثَةِ وَالْعَادَاتِ الْقَبِيْحَةِ وَالشَّيَاطِيْنِ الْإِنْسِيَةِ.(۱)

’’علامہ عینی کہتے ہیں: اگر آپ یہ کہیں کہ رمضان میں گناہ اور برائیاں کثرت سے واقع ہوتی ہیں۔ اگر شیطانوں کو باندھ دیا جاتا تو اس طرح کی کوئی چیز رونما نہ ہوتی۔ تو میں کہوں گا کہ یہ اَمر (گناہ کا واقع نہ ہونا) اُن روزے داروں کے لئے ہے جنہوں نے روزوں کی شرائط کی حفاظت اور اُن کے آداب کی پاسداری کی

(۱) العيني، عمدة القاري، ۱۰: ۲۷۰

ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کچھ شیاطین کو جکڑا جاتا ہے جو نہایت سرکش ہوتے ہیں، نہ کہ سارے (شیاطین کو جکڑا جاتا ہے) جیسا کہ بعض پہلی روایات میں ذکر ہوا ہے۔ اس سے مراد گناہوں کا کم ہونا ہے جو کہ ایک حسی بات ہے۔ اس مہینہ میں گناہوں کا وقوع باقی مہینوں کی نسبت کم ہوتا ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تمام شیاطین کو جکڑنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ گناہ اور برائیاں بالکل وقوع پذیر نہ ہوں کیونکہ شیاطین کے علاوہ خبیث نفوس، بری عادات اور انسانی شیاطین کی وجہ سے بھی گناہ سرزد ہوتے رہتے ہیں۔‘‘

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ، وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَيُنَادِي مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ، أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ،

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في فضل شهر رمضان، ٣/٦٦، الرقم: ٦٨٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في فضل شهر الرمضان، ١/٥٢٦، الرقم: ١٦٤٢، والحاكم في المستدرك، ١/٥٨٢، الرقم: ١٥٣٢، وابن حبان في الصحيح، ٨/٢٢١، الرقم: ٣٤٣٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٣٠٣، الرقم: ٨٢٨٤-

أَقْصِرْ. وَ لِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ، وَذٰلِکَ فِي کُلِّ لَيْلَةٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاکِمُ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطان اور سرکش جنات باندھ دیے جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور منادی کرنے والا آواز دیتا ہے: اے خیر کے متلاشی! آگے آ، اور اے شر کے متلاشی! رک جا۔ اور یوں اللہ تعالیٰ کئی لوگوں کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے اور رمضان کی ہر رات ایسا ہی ہوتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الْمُلَّا عَلِيُّ الْقَارِي: وَلَعَلَّ طَاعَةَ الْمُطِيْعِيْنَ وَتَوْبَةَ الْمُذْنِبِيْنَ وَرُجُوْعَ الْمُقَصِّرِيْنَ فِي رَمَضَانَ مِنْ أَثَرِ النِّدَاءَيْنِ، وَنَتِيْجَةِ إِقْبَالِ اللهِ تَعَالٰی عَلَی الطَّالِبِيْنَ. وَلِهٰذَا تَرٰی أَکْثَرَ الْمُسْلِمِيْنَ صَائِمِيْنَ حَتَّی الصِّغَارِ الْجَوَارِي بَلْ غَالِبِهِمُ الَّذِيْنَ يَتْرُکُوْنَ الصَّلَاةَ يَکُوْنُوْنَ حِيْنَئِذٍ مُصَلِّيْنَ مَعَ أَنَّ الصَّوْمَ أَصْعَبُ مِنَ الصَّلَاةِ، وَهُوَ

يُوْجِبُ ضَعْفَ الْبَدَنِ الَّذِي يَقْتَضِي الْكَسَلَ عَنِ الْعِبَادَةِ وَكَثْرَةَ النَّوْمِ عَادَةً، وَمَعَ ذٰلِکَ تَرَی الْمَسَاجِدَ مَعْمُوْرَةً وَبِإِحْيَاءِ اللَّيَالِي مَغْمُوْرَةً، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.(١)

’’ملا علی قاری کہتے ہیں: شاید رمضان میں اِطاعت گزاروں کی اِطاعت، گنہگاروں کی توبہ اور کوتاہی کرنے والوں کا رجوع (اِلی اللہ) اُن نداؤں کا اثر اور اللہ کریم کا اپنے طالبوں کی طرف متوجہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ بایں وجہ تم اکثر مسلمانوں حتی کہ چھوٹے بچوں کو بھی روزے رکھتے دیکھتے ہو بلکہ وہ لوگ جو نماز نہیں پڑھتے تھے نماز پڑھتے نظر آتے ہیں باوجود اس کے کہ روزہ تو نماز سے بھی زیادہ مشکل عبادت ہے کیونکہ یہ جسمانی کمزوری کو لازم کرتا ہے جو عبادت سے غفلت کی متقاضی ہے، اور عادتاً نیند کی کثرت کا ذریعہ بنتی ہے، لیکن باوجود اس کے مساجد راتوں کو مکمل بھری اور شب بیداریوں سے لبریز نظر آتی ہیں۔ ساری تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور نیکی کرنے کی قوت نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ۔‘‘

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَاكُمْ رَمَضَانُ

---

(١) الملا علي القاري، مرقاة المفاتيح، ٤: ٣٩٢۔

٣: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر الإختلاف على معمر فيه، ٤/١٢٩، الرقم: ٢١٠٦، وفي السنن الكبرى، ٢/٦٦، الرقم: ٢٤١٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢٧٠،ــــ

شَهْرٌ مُبَارَكٌ، فَرَضَ اللهُ ﷻ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ، وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ. لِلّٰهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ شَيْبَةَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ماہِ رمضان المبارک آیا، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کیے ہیں۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ (کی عبادت اور اس کی رضا حاصل کرنے) کے لیے اس ماہ میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار راتوں سے افضل ہے، جو اس کے ثواب سے محروم کر دیا گیا وہ گویا ہر خیر سے ہی محروم کر دیا گیا۔'' اس حدیث کو امام نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ لِلّٰهِ عُتَقَاءَ فِي كُلِّ

الرقم: ٨٨٦٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/١١٣، الرقم: ٢٥٩٤، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٦٠، الرقم: ١٤٩٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٤٠۔

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٥٤، الرقم: ٧٤٤٣ (عن أبي هريرة)، وابن شاهين في الترغيب فى فضائل الأعمال وثواب ذلك، ١/١٨٣، الرقم: ١٤٦۔

يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ عَبِيْدًا وَإِمَاءً يُعْتِقُهُمْ مِنَ النَّارِ، وَإِنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ دُعَاءً مُسْتَجَابًا، يَدْعُوْ فَيَسْتَجِيْبُ لَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ مُخْتَصَرًا وَابْنُ شَاهِيْنَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت جابر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ (رمضان المبارک میں) ہر روز و شب کئی غلام اور باندیاں جہنم سے آزاد کرتا ہے، اور بے شک (رمضان المبارک میں) ہر روز مسلمان کے لئے ایک دعا مقبول ہوتی ہے، وہ دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتا ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد اور ابن شاہین نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمًا وَحَضَرَ رَمَضَانُ: أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرُ بَرَكَةٍ، يَغْشَاكُمُ اللهُ فِيْهِ فَيُنْزِلُ الرَّحْمَةَ، وَيَحُطُّ الْخَطَايَا، وَيَسْتَجِيْبُ فِيْهِ الدُّعَاءَ، يَنْظُرُ اللهُ تَعَالٰى إِلٰى تَنَافُسِكُمْ فِيْهِ، وَيُبَاهِي بِكُمْ مَلَائِكَتَهُ، فَأَرُوا اللهَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ

٥: أخرجه الطبراني في مسند الشاميين، ٣/٢٧١، الرقم: ٢٢٣٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٦٠، الرقم: ١٤٩٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٤٢۔

خَيْرًا، فَإِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ حُرِمَ فِيْهِ رَحْمَةَ اللهِ ﷻ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا جبکہ رمضان المبارک شروع ہو چکا تھا: تمہارے پاس برکتوں والا مہینہ آ گیا ہے، اس میں اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت سے ڈھانپ لیتا ہے۔ رحمت نازل فرماتا ہے، گناہوں کو مٹاتا ہے اور دعائیں قبول فرماتا ہے۔ اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ نیکی کی طرف تمہاری ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی عملی کوششوں کو دیکھتا ہے اور تمہاری وجہ سے اپنے فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے۔ لہٰذا تم اپنے قلب و باطن سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نیکی پیش کرو کیونکہ بدبخت ہے وہ شخص جو اس ماہ میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم کر دیا گیا۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے ثقہ راویوں سے روایت کیا ہے جیسا کہ امام منذری نے فرمایا ہے اور مذکورہ الفاظ بھی امام منذری کے ہیں۔

٦. عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

٦: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣١٣، الرقم: ٣٦٣٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٩٠، الرقم: ١٨٨٦، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٦٢، الرقم: ١٤٩٥۔

ذَاتَ يَوْمٍ وَأَهَلَّ رَمَضَانُ، فَقَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الْعِبَادُ مَا رَمَضَانُ لَتَمَنَّتْ أُمَّتِي أَنْ يَكُونَ السَّنَةَ كُلَّهَا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ.

''حضرت ابو مسعود غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رمضان کا مہینہ شروع ہو چکا تھا کہ ایک دن انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اگر لوگوں کو رمضان کی رحمتوں اور برکتوں کا علم ہوتا تو میری امت تمنا کرتی کہ پورا سال رمضان ہی ہو۔'' اس حدیث کو امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ أَطْلَقَ كُلَّ أَسِيْرِهٖ وَأَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو آپ ﷺ تمام قیدیوں کو رہا فرما دیتے اور ہر سائل کو عطا فرماتے۔'' اس حدیث کو امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

٧: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣١١، الرقم: ٣٦٢٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٥٠، والشعراني في الطبقات الكبرى، ١/٣٧٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٢٥۔

قَالَ السُّيُوْطِيُّ: وَأَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ. فَإِنَّهٗ كَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِي رَمَضَانَ، وَفِيْهِ نَدْبُ عِتْقِ الْأُسَارٰى عِنْدَ إِقْبَالِ رَمَضَانَ، وَالتَّوْسِعَةِ عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنَ.(١)

''امام سیوطی نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ ہر مانگنے والے کو عطا فرماتے مگر رمضان میں تو آپ ﷺ سب سے زیادہ بڑھ کر عطا کرنے والے ہوتے اوراس (مہینہ) کے آنے پر قیدیوں کو رہا کرنا اور فقراء و مساکین پر خرچ میں وسعت لانا مستحب اور پسندیدہ (مندوب) ہے۔''

قَالَ الْمُلَّا عَلِيُّ الْقَارِي: وَأَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ أَيْ زِيَادَةٌ عَلٰى مُعْتَادِهٖ، وَإِلَّا فَلَا كَانَ عِنْدَهٗ لَا فِي غَيْرِ رَمَضَانَ أَيْضاً. فَقَدْ جَاءَ فِي صَحِيْحِ مُسْلِمٍ: إِنَّهٗ مَا سُئِلَ شَيْئاً إِلَّا أَعْطَاهُ فَجَاءَهٗ رَجُلٌ فَأَعْطَاهُ غَنَماً بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ إِلٰى قَوْمِهٖ، فَقَالَ: يَا قَوْمُ، أَسْلِمُوْا فَإِنَّ مُحَمَّداً يُعْطِي عَطَاءَ مَنْ لَا يَخْشَى الْفَقْرَ. وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ شَيءٍ قَطُّ فَقَالَ: لَا.

وَكَذَا عِنْدَ مُسْلِمٍ أَيْ مَا طُلِبَ مِنْهُ شَيءٌ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا

(١) السيوطي، الشمائل الشريفة، ١: ١٤٢

فَمَنَعَهٗ. قَالَ الْفَرَزْدَقُ:

مَا قَالَ لَا قَطُّ إِلَّا فِي تَشَهُّدِهٖ
لَوْلَا التَّشَهُّدُ كَانَتْ لَاؤُهٗ نَعَمُ

قَالَ الشَّيْخُ عِزُّ الدِّيْنِ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ: مَعْنَاهُ لَمْ يَقُلْ لَا مَنْعاً لِلْعَطَاءِ. وَلَا يَلْزَمُ مِنْ ذٰلِکَ أَنَّ لَا يَقُوْلُهَا اعْتِذَاراً كَمَا فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰی: ﴿قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُکُمْ عَلَيْهِ﴾ (التوبة، ٩:٩٢) وَلَا يَخْفَى الْفَرْقُ بَيْنَ قَوْلِ ﴿لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُکُمْ﴾ وبَيْنَ لَآ اَحْمِلُکُمْ ...... وَفِي حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ الشَّيْخَيْنِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِي رَمَضَانَ، حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ.(١)

”ملا علی قاری نے فرمایا: وَأَعْطٰی کُلَّ سَائِلٍ سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ (رمضان شریف میں) اپنی عام عادت مبارکہ سے بھی زیادہ عطا فرماتے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ﷺ رمضان کے علاوہ عطا نہ کرتے، بلکہ صحیح مسلم میں تو یہاں

(١) الملا علي القاري، مرقاة المفاتيح، ٤: ٣٩٩-٤٠٠۔

تک ہے کہ آپ ﷺ سے جو کچھ بھی مانگا گیا تو آپ ﷺ نے عطا فرمایا۔ آپ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا تو آپ ﷺ نے دو پہاڑوں کے درمیان جتنا ریوڑ آ سکتا تھا اس کو عطا فرمایا۔ پھر وہ اپنی قوم کی طرف لوٹا اور کہنے لگا: اے میری قوم! پیارے مصطفیٰ ﷺ پر ایمان لے آؤ کیونکہ جب وہ عطا فرماتے ہیں تو اس کے بعد کسی غربت وفقیری کا اندیشہ باقی نہیں رہتا۔ امام بخاری نے حدیث جابر رضی اللہ عنہ کو روایت فرمایا ہے کہ آپ ﷺ سے جو کچھ سوال کیا گیا آپ ﷺ نے کبھی لفظ 'نہیں' نہ فرمایا۔''

''اسی طرح امام مسلم نے بھی بیان فرمایا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے دنیاوی معاملات میں کوئی بھی سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے کبھی لفظ 'نہیں' نہ فرمایا۔ فرزدق شاعر نے کیا خوب کہا:

''حضور نبی اکرم ﷺ نے تشہد کے علاوہ کبھی بھی لفظ 'نہیں' نہ فرمایا، اگر تشہد نہ ہوتا تو آپ ﷺ کا لفظ 'نہیں' بھی 'ہاں' ہوتا۔''

''شیخ عز الدین بن عبد السلامؒ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی عطا روکنے کے لئے لفظ 'نہیں' نہ فرمایا، اس کا یہ مطلب یہ بھی نہیں کہ حضور ﷺ نے کسی اور معنی کے لئے اعتذاراً بھی لفظ 'نہیں' نہ فرمایا ہو بلکہ فرمایا ہے (مگر اس کا سیاق و سباق کچھ اور ہے)۔ جیسے اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ﴿آپ نے فرمایا: میں (بھی) کوئی (زائد سواری) نہیں پاتا ہوں جس پر تمہیں سوار کرسکوں﴾۔ اور ﴿مَآ اَحْمِلُکُمْ عَلَیْہِ﴾ اور لَآ اَحْمِلُکُم کے درمیان فرق پوشیدہ اور مخفی نہیں ہے۔ شیخین سے مروی

حدیثِ ابن عباس ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے مگر آپ ﷺ رمضان میں تو سب سے بڑھ کر سخاوت فرماتے۔ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے ساتھ قرآن کو دہراتے تو آپ ﷺ بھلائی میں تیز و سخت ہوا سے بھی زیادہ سخاوت فرمانے والے ہوتے تھے۔‘‘

٨. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْجَنَّةَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ إِلٰى حَوْلِ الْقَابِلِ، قَالَ: فَإِذَا كَانَ أَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ، نَشَرَتْ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَيَقُلْنَ: يَا رَبِّ، اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ أَزْوَاجًا تَقَرُّ بِهِمْ أَعْيُنُنَا وَتَقَرُّ أَعْيُنُهُمْ بِنَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت سال کے آغاز ہی سے اگلے سال تک رمضان المبارک کے لئے سجا دی جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان المبارک کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش کے نیچے سے

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٤٤، الرقم: ٦٨٠٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣١٢، الرقم: ٣٦٣٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٨/١٠٨

ایک ہوا چلتی ہے جو جنت کے درختوں کے پتوں سے حورعین پر پھیل جاتی ہے۔ پس وہ حورعین یہ دعا مانگتی ہیں: اے اللہ! ہمارے لئے اپنے بندوں میں سے ایسے شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے شعب الإیمان میں مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب صوم رمضان احتسابا من الإيمان، ١/٢٢، الرقم: ٣٨، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح، ١/٥٢٣، الرقم: ٧٦٠، وأبوداود في السنن، كتاب الصلاة، باب في قيام شهر رمضان، ٢/٤٩، الرقم: ١٣٧٢، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ثواب من قام رمضان وصامه إيمانًا واحتسابا، ٤/١٥٧، الرقم: ٢٢٠٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في فضل شهر رمضان، ١/٥٢٦، الرقم: ١٦٤١۔

بحالتِ ایمان ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے گا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۰. عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ ﷻ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ سِتَّمِائَةِ أَلْفِ عَتِيْقٍ مِنَ النَّارِ، فَإِذَا كَانَ آخِرُ لَيْلَةٍ أَعْتَقَ بِعَدَدِ مَنْ مَضٰى.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي فَضَائِلِ الْأَوْقَاتِ، وَقَالَ: هٰكَذَا جَاءَ مُرْسَلاً.

’’امام حسن بصری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رمضان المبارک میں ہر رات چھ لاکھ لوگوں کو جہنم سے رہائی دیتا ہے اور جب آخری رات ہوتی ہے تو گزشتہ تمام راتوں میں رہا کردہ تعداد کے برابر مزید لوگوں کو جہنم سے خلاصی عطا فرماتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی نے **فضائل الأوقات** میں روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مرسل روایت ہوئی ہے۔

۱۱. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا

۱۰: أخرجه البيهقي في فضائل الأوقات، ١/١٧١، الرقم: ٢٥، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٦٣، الرقم: ١٤٩٩۔

۱۱: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب الصوم، باب الريان للصائمين، ـــ

يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُوْنَ؟ فَيَقُوْمُوْنَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوْا أُغْلِقَ، فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ: وَمَنْ دَخَلَهُ، لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا.

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریّان کہا جاتا ہے۔ قیامت کے دن روزہ دار اس میں سے داخل ہوں گے اور اُن کے سوا اس دروازہ سے کوئی داخل نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا: کہاں ہیں روزہ دار؟ پس وہ کھڑے ہو جائیں گے، ان کے علاوہ اس میں سے کوئی اور داخل نہیں ہو سکے گا۔ جب وہ داخل ہو جائیں گے تو اسے بند کردیا جائے گا، پھر کوئی اور اس سے داخل نہیں ہو سکے گا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

.... ٢/٦٧١، الرقم: ١٧٩٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل الصيام، ٢/٨٠٨، الرقم: ١١٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٣٣، الرقم: ٢٢٨٦٩، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في فضل الصوم، ٣/١٣٧، الرقم: ٧٦٥، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، ذكر الاختلاف على محمد بن أبي يعقوب في حديث، ٤/١٦٨، الرقم: ٢٢٣٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في فضل الصيام، ١/٥٢٥، الرقم: ١٦٤٠۔

اور امام ترمذی کی روایت میں یہ بھی ہے: ''اور جو اس میں داخل ہو گا، کبھی پیاسا نہ ہو گا۔''

١٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُوْلُ الصِّيَامُ: أَي رَبِّ، مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيْهِ، وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيْهِ، قَالَ: فَيُشَفَّعَانِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو (بن العاص) رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ اور قرآن روزِ قیامت بندۂ مومن کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے گا: اے اللہ! دن کے وقت میں نے اس کو کھانے اور شہوت سے روکے

١٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٧٤، الرقم: ٦٦٢٦، والحاكم في المستدرك، ١/٧٤٠، الرقم:٢٠٣٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٤٦، الرقم:١٩٩٤، ورواه ابن أبي الدنيا في كتاب الجوع وغيره بإسناد حسن، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٥٠، الرقم: ١٤٥٥، وقال: رواه الطبراني في الكبير ورجاله محتج بهم في الصحيح، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٨١۔

رکھا، پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما؛ اور قرآن کہے گا: میں نے رات کو اسے نیند سے روکے رکھا، پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

١٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ الْمِنبَرَ فَقَالَ: آمِيْنَ، آمِيْنَ، آمِيْنَ. قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّکَ حِيْنَ صَعِدْتَ الْمِنبَرَ، قُلْتَ: آمِيْنَ، آمِيْنَ، آمِيْنَ؟ قَالَ: إِنَّ جِبْرِيْلَ أَتَانِي فَقَالَ: مَنْ أَدْرَکَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللهُ، قُلْ: آمِيْنَ. فَقُلْتُ:

١٣: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٣/١٨٨، الرقم: ٩٠٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٩٢، الرقم: ١٨٨٨، وأبو يعلى في المسند، ١٠/٣٢٨، الرقم: ٥٩٢٢، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٢٢٥، الرقم: ٦٤٦، والبزار في المسند، ٤/٢٤٠، الرقم: ١٤٠٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/١٦٢، الرقم: ٣٨٧١، ٩/١٧، الرقم: ٨٩٩٤، وفي المعجم الكبير، ٢/٢٤٣، الرقم: ٢٠٢٢، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢١٨، الرقم: ٣٧٦١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٣٩، ١٠/١٦٤.

آمِيْنَ. وَمَنْ أَدْرَکَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا، فَلَمْ يَبَرَّهُمَا، فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللهُ، قُلْ: آمِيْنَ. فَقُلْتُ: آمِيْنَ. وَمَنْ ذُکِرْتَ عِنْدَهُ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْکَ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللهُ، قُلْ: آمِيْنَ. فَقُلْتُ: آمِيْنَ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَأَبُوْ يَعْلٰی وَالْبُخَارِيُّ فِي الْکَبِيْرِ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِأَسَانِيْدَ أَحَدُهَا حَسَنٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ عَنْ شَيْخِهِ مُحَمَّدِ بْنِ حَوَانٍ وَلَمْ أَعْرِفْهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ وُثِّقُوْا.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: آمین، آمین، آمین۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! (کیا وجہ ہے کہ) جب آپ منبر پر جلوہ گر ہوئے تو آپ نے کہا: آمین، آمین، آمین۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک جبرائیل امین میرے پاس آئے اور کہا: جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی بخشش نہ ہو اور وہ دوزخ میں داخل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کرے۔ جبرائیل نے مجھ سے کہا: ’آپ اس پر ’’آمین‘‘ کہیں‘۔ پس میں نے ’’آمین‘‘ کہا۔ اور (جبرائیل نے) کہا: جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش نہ آیا اور مر گیا تو جہنم کی آگ میں داخل ہو گیا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کرے۔ آپ اس پر ’’آمین‘‘ کہیں۔ پس میں نے ’’آمین‘‘ کہا۔ پھر کہا کہ وہ شخص جس کے

سامنے آپ کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہ بھیجا اور وہ مر گیا تو وہ جہنم کی آگ میں داخل ہو گیا۔ پس اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کرے۔ آپ اس پر ''آمین'' کہیں۔ تو میں نے اس پر بھی ''آمین'' کہا۔'

اس حدیث کو امام ابن حبان، ابن خزیمہ، ابویعلی اور بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا کہ اسے امام طبرانی نے دو اسناد سے روایت کیا، ان میں سے ایک حسن ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام بزار نے اپنے شیخ محمد بن حوان سے روایت کیا، اسے میں نہیں جانتا جبکہ بقیہ تمام رجال ثقہ ہیں۔

١٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب تطوع قيام رمضان من الإيمان، ١/٢٢، الرقم: ٣٧، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الترغيب في قيام رمضان، ١/٥٢٣، الرقم: ٧٥٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٠٨، الرقم: ٩٢٧٧، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب ثواب من قام رمضان إيمانا واحتسابا، ٣/٢٠١، الرقم: ١٦٠٢ـ ١٦٠٣ـ

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ماہِ رمضان المبارک میں بحالتِ ایمان ثواب کی نیت سے قیام کرے گا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

قَالَ النَّوَوِيُّ: وَمَعْنَى احْتِسَابًا أَنْ يُرِيْدَ اللهَ تَعَالٰى وَحْدَهٗ لَا يَقْصِدُ رُؤْيَةَ النَّاسِ وَلَا غَيْرَ ذٰلِکَ مِمَّا يُخَالِفُ الْإِخْلَاصَ. وَالْمُرَادُ بِقِيَامِ رَمَضَانَ صَلَاةُ التَّرَاوِيْحِ، وَاتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلَى اسْتِحْبَابِهَا وَاخْتَلَفُوْا فِي أَنَّ الْاَفْضَلَ صَلَاتُهَا مُنْفَرِدًا فِي بَيْتِهٖ أَمْ فِي جَمَاعَةٍ فِي الْمَسْجِدِ. فَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَجُمْهُوْرُ أَصْحَابِهٖ وَأَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَحْمَدُ وَبَعْضُ الْمَالِكِيَّةِ وَغَيْرُهُمْ: اَلْأَفْضَلُ صَلَاتُهَا جَمَاعَةً کَمَا فَعَلَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَالصَّحَابَةُ رضی اللہ عنہم. وَاسْتَمَرَّ عَمَلُ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَيْهِ لِأَنَّهٗ مِنَ الشَّعَائِرِ الظَّاهِرَةِ، فَأَشْبَهَ صَلَاةَ الْعِيْدِ.(۱)

’’لفظ اِحتساب کا معنی یہ ہے کہ بندہ فقط اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کی رضا چاہنے والا ہو، اور اس سے اس کا مقصد لوگوں کو دکھلاوا یا اس کے علاوہ دیگر اُمور نہ ہوں، جو اِخلاص کے منافی ہیں۔‘‘ اور رمضان میں قیام سے مراد یہ ہے کہ نماز تراویح قائم کرے، اس کے مستحب ہونے پر علماء کا اتفاق ہے۔ اختلاف اس مسئلہ میں ہے

(۱) النووي، شرح صحيح مسلم، ٦: ٣٩۔

کہ نماز تراویح اکیلے پڑھنا افضل ہے یا مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرنا۔ تو اس پر امام شافعی اور ان کے پیروکار جمہور شوافع، امام ابو حنیفہ، امام احمد بن حنبل اور بعض مالکیوں اور دیگر علماء نے (نماز تراویح کو) جماعت کے ساتھ ادا کرنا افضل سمجھا ہے جیسے کہ سیدنا عمر بن خطاب ﷺ اور صحابہ کرام ﷺ نے ادا فرمائی اور بعد والے مسلمانوں نے بھی اس عمل (باجماعت نماز تراویح) کو جاری رکھا کیونکہ یہ اسلام کے ظاہری شعائر میں سے ایک ہے، اس لئے نمازِ عید کے ساتھ مشابہ ہوگئی۔‘‘

١٥. عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ لَهُ: حَدِّثْنِي بِأَفْضَلِ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ يُذْكَرُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَفَضَّلَهُ عَلَى الشُّهُورِ، وَقَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

١٥: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيام، باب فضل الصيام، ١٥٨/٤، الرقم: ٢٢٠٨، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في قيام شهر رمضان، ٤٢١/١، الرقم: ١٣٢٨، وابن خزيمة في الصحيح، ٣٣٥/٣، الرقم: ٢٢٠١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٠٦/٣، الرقم: ٩٠٨۔

رَوَاهُ اَلنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت نضر بن شیبان بیان کرتے ہیں کہ ان کی حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو ان سے کہا: مجھے رمضان المبارک کی عمدہ ترین فضیلت بیان کریں جو آپ نے سنی ہو۔ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک حدیث بیان کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان المبارک کا ذکر فرمایا تو اُسے سب مہینوں سے افضل قرار دیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رمضان المبارک میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کرے تو وہ گناہوں سے ایسے پاک و صاف ہو گا جیسے وہ اس دن تھا جب اسے اس کی ماں نے جنا تھا۔'' اس حدیث کو امام نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قَالَ اللهُ

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب هل يقول إني صائم إذا شتم، ٢/٦٧٣، الرقم: ١٨٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل الصيام، ٢/٨٠٧، الرقم: ١١٥١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٣٢، الرقم: ٧١٧٤، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف على أبى بن صالح فى هذا الحديث، ٤/١٦٢، الرقم: ٢٢١٣ـ ٢٢١٨، وفي السنن الكبرى، ٢/٩٠، الرقم: ٢٥٢٥ـ

ﷻ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهٖ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ. لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (حدیث قدسی میں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: انسان کا ہر عمل اسی کے لئے ہے سوائے روزہ کے۔ روزہ صرف میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں اور روزہ ڈھال ہے۔ جس روز تم میں سے کوئی روزہ سے ہو تو نہ فحش کلامی کرے اور نہ جھگڑے۔ اور اگر اسے کوئی گالی دے یا اُس سے لڑے تو وہ یہ کہہ دے: میں روزہ سے ہوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ ﷻ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں، جن سے اسے فرحت ہوتی ہے: ایک (فرحتِ اِفطار) جب وہ روزہ اِفطار کرتا ہے، اور دوسری (فرحتِ دیدار کہ) جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزہ کے باعث خوش ہو گا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي الْمُرَادِ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى: اَلصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهٖ؛ مَعَ أَنَّ الْأَعْمَالَ كُلَّهَا لَهٗ، وَهُوَ الَّذِي يَجْزِي بِهَا عَلَى أَقْوَالٍ أَحَدُهَا: أَنَّ الصَّوْمَ لَا يَقَعُ فِيْهِ الرِّيَاءُ كَمَا يَقَعُ فِي غَيْرِهٖ. حَكَاهُ الْمَازِرِيُّ وَنَقَلَهٗ عِيَاضٌ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ. وَلَفْظُ أَبِي عُبَيْدٍ فِي غَرِيْبِهٖ: قَدْ عَلِمْنَا أَنَّ أَعْمَالَ الْبِرِّ كُلَّهَا لِلّٰهِ وَهُوَ الَّذِي يَجْزِي بِهَا فَنَرٰى، وَاللهُ أَعْلَمُ أَنَّهٗ إِنَّمَا خَصَّ الصِّيَامَ لِأَنَّهٗ لَيْسَ يَظْهَرُ مِنِ ابْنِ آدَمَ بِفِعْلِهٖ، وَإِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ فِي الْقَلْبِ وَيُؤَيِّدُ هَذَا التَّأْوِيْلَ. قَوْلُهٗ: لَيْسَ فِي الصِّيَامِ رِيَاءٌ، حَدَّثَنِيْهِ شَبَابَةُ عَنْ عَقِيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَذَكَرَهٗ يَعْنِي مُرْسَلًا، قَالَ: وَذٰلِكَ لِأَنَّ الْأَعْمَالَ لَا تَكُوْنُ إِلَّا بِالْحَرَكَاتِ إِلَّا الصَّوْمَ، فَإِنَّمَا هُوَ بِالنِّيَّةِ الَّتِي تَخْفٰى عَنِ النَّاسِ. هٰذَا وَجْهُ الْحَدِيْثِ عِنْدِي.(١)

’’حافظ عسقلانی کہتے ہیں: علماء نے اس قول - روزہ صرف میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں - کی مراد میں اختلاف فرمایا ہے اور کئی اقوال کی رُو سے فرمایا کہ سارے اعمال ہی اللہ کے لئے ہیں اور وہی ان کی جزاء دیتا ہے۔ جن

(١) العسقلاني، فتح الباري، ٤: ١٠٧

میں سے پہلا قول یہ ہے کہ روزہ ایسی عبادت ہے جس میں ریاء واقع نہیں ہوتی۔ جیسے باقی عبادات میں اس کے واقع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اسے امام مازری نے حکایت کیا ہے اور قاضی عیاض نے ابو عبید سے نقل کیا ہے جس کو ابو عبید نے اپنی کتاب الغریب میں بیان فرمایا کہ سارے اعمال حق (نیکی کے اعمال) اللہ کی ذات کے لئے ہیں، وہی ان کی جزاء دیتا ہے۔ پس ہمارا خیال ہے اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس (ذاتِ باری تعالیٰ) نے روزے کو اپنے ساتھ خاص فرمایا کیونکہ روزہ انسان کے کسی ظاہری عضو سے رونما نہیں ہوتا بلکہ یہ قلبی عبادت ہے۔ اور آپ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی بھی اس تاویل کی تائید کرتا ہے: ''روزے میں ریاء کا شک و شبہ نہیں ہوتا۔'' اس کو شبابہ نے روایت کیا عقیل سے اور انہوں نے امام زہری سے (مرسلاً) ذکر فرمایا ہے کہ سارے اعمال حرکات سے ظاہر ہوتے ہیں سوائے روزہ کے، اس کا تعلق نیت سے ہے جو لوگوں سے چھپی ہوتی ہے۔'' (حافظ عسقلانی نے) کہا: میرے نزدیک یہی توجیہ اَحسن ہے۔''

قَالَ الْعَيْنِيُّ: قُلْتُ: أَمَّا رَمَضَانُ فَإِنَّهُ شَهْرٌ عَظِيمٌ، وَفِيهِ الصَّوْمُ وَفِيهِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ، وَهُوَ مِنْ أَشْرَفِ الْعِبَادَاتِ. فَلِذٰلِکَ قَالَ: اَلصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهٖ. فَلَا جَرَمَ يَتَضَاعَفُ ثَوَابُ الصَّدَقَةِ وَالْخَيْرُ فِيهِ وَكَذٰلِکَ الْعِبَادَاتُ. وَعَنْ هٰذَا قَالَ الزُّهْرِيُّ: تَسْبِيحَةٌ فِي

رَمَضَانَ خَيْرٌ مِنْ سَبْعِيْنَ فِي غَيْرِهٖ.(١)

''علامہ بدر الدین عینی فرماتے ہیں کہ رمضان کا مہینہ عظمت والا ہے کیونکہ اسی میں روزہ (جیسی عظیم عبادت) اور شب قدر (جیسی عظیم رات) ہے۔ اسی وجہ سے (حدیثِ قدسی میں رب تعالیٰ نے) فرمایا: روزہ تو فقط میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزاء دینے والا ہوں۔ یقیناً اس ماہ مبارک میں صدقہ کا ثواب اور اعمال صالحہ و خیر اور اس طرح دیگر عبادات کا ثواب بھی کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ اور اسی سے نتیجہ اخذ کرتے ہوئے امام زہری نے فرمایا: رمضان میں ایک تسبیح (رمضان کے علاوہ) مہینوں کی ستر (٧٠) تسبیحات سے افضل ہے۔''

قَالَ الْمُنَاوِيُّ: إِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: إِنَّ الصَّوْمَ لِي أَيْ لَا يُتَعَبَّدُ بِهٖ أَحَدٌ غَيْرِي أَوْ هُوَ سِرٌّ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي، وَأَنَا أَجْزِي بِهٖ صَاحِبَهٗ، بِأَنْ أُضَاعِفَ لَهُ الْجَزَاءَ مِنْ غَيْرِ عَدَدٍ وَلَا حِسَابٍ. إِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَيْنِ: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، قَالَ الْقَاضِي: ثَوَابُ الصَّوْمِ لَا يُقَدَّرُ قَدْرَهٗ وَلَا يَقْدِرُ عَلَى إِحْصَائِهٖ إِلَّا اللهُ، فَلِذٰلِكَ يَتَوَلّٰى جَزَاءَهٗ بِنَفْسِهٖ، وَلَا يَكِلُهٗ إِلٰى مَلَائِكَتِهٖ.

---

(١) العيني، عمدة القاري، ١: ٧٦

وَالْمُوْجِبُ لِاخْتِصَاصِ الصَّوْمِ بِهٰذَا الْفَضْلِ أَمْرَانِ: **أَحَدُهُمَا:** أَنَّ جَمِيْعَ الْعِبَادَةِ مِمَّا يَطَّلِعُ عَلَيْهِ الْعِبَادُ وَالصَّوْمُ سِرٌّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ، يَفْعَلُهُ خَالِصًا لِوَجْهِهٖ وَيُعَامِلُهُ بِهٖ طَالِبًا لِرِضَاهُ؛ **الثَّانِي:** أَنَّ جَمِيْعَ الْحَسَنَاتِ رَاجِعَةٌ إِلٰى صَرْفِ الْمَالِ فِيْمَا فِيْهِ رِضَاهُ، وَالصَّوْمُ يَتَضَمَّنُ كَسْرَ النَّفْسِ وَتَعْرِيْضَ الْبَدَنِ لِلنَّقْصِ.(١)

’’امام مناوی نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: روزہ میرے لئے ہے کیونکہ اس (عبادت) سے میرے علاوہ کسی کو بھی نہیں پوجا جاتا اور یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ایک راز ہے جس کی جزاء میں خود ہی عطاء کرتا ہوں بایں طور کہ روزے دار کو یہ اجر بڑھا کر بغیر عدد و شمار کے عطا فرماتا ہوں۔ روزے دار کے لئے دو خوشیاں ہیں، ایک خوشی جب روزہ دار افطار کرتا ہے۔ قاضی (عیاض) نے فرمایا روزہ کے ثواب و اجر کی کوئی مقدار نہیں ہے اور نہ ہی اللہ کریم کے سوا اسے کوئی شمار کرسکتا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ کریم اس (روزہ) کے جزاء کی ذمہ داری خود لیتا ہے اور ملائکہ کو نہیں دیتا۔

اس فضل و کرم کو روزے کے ساتھ خاص کرنے کا موجب دو امر ہیں: **ان میں سے ایک یہ** ہے کہ تمام عبادات پر بندے مطلع ہوتے ہیں مگر روزہ اللہ تعالیٰ اور

(١) المناوي، فيض القدير، ٢: ٣٠٧

اس کے بندے کے درمیان ایک راز ہے، جو بندہ اپنے رب کریم کی رضا کے لئے کرتا ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ تمام نیکیاں مال کے ان اشیاء میں خرچ کرنے کی وجہ سے ہوتی ہیں جن میں اللہ کی رضا پوشیدہ ہوتی ہے، مگر روزہ (ایسی عبادت ہے جس) میں نفس کی کمزوری اور جسم کا بھوک و پیاس کی شدت پر صبر اور نقصان برداشت کرنے کے لئے پیش ہونا ہوتا ہے۔‘‘

١٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعِفُ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، إِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ مَا شَاءَ اللهُ. يَقُولُ اللهُ: إِلَّا الصَّوْمَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي. لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ، وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.

١٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب حفظ اللسان للصائم، ٢/٨٠٧، الرقم: ١١٥٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٦٦، الرقم: ٧٥٩٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في فضل الصيام، ١/٥٢٥، الرقم: ١٦٣٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٩٠، الرقم: ٢٥٢٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٢٧٣، والرقم: ٨١١٦۔

رَوَاهُ مُسْلِمُ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجه وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی آدم کے تمام اعمال کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک جتنا بھی اللہ چاہے بڑھا دیا جاتا ہے سوائے روزہ کے کہ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا کیونکہ روزہ دار میرے لیے اپنی خواہشات اور کھانا چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں: ایک افطار کے وقت اور دوسری اپنے رب سے ملاقات کے وقت۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔''

اس حدیث کو امام مسلم، احمد بن حنبل اور ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٨. عَنْ جَابِرٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا الصِّيَامُ جُنَّةٌ، يَسْتَجِنُّ بِهَا الْعَبْدُ مِنَ النَّارِ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

١٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٩٦، الرقم: ١٥٢٩٩، والبزار عن ابن أبي الوقاص ﷺ، ٦/٣٠٩، الرقم: ٢٣٢١، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/٥٨، الرقم: ٨٣٨٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٢٩٤، الرقم: ٣٥٨٢۔

’’حضرت جابر ﷺ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے، اس کے ساتھ بندہ خود کو دوزخ کی آگ سے بچاتا ہے۔ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزاء دیتا ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے اِسنادِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔ نیز بزار، طبرانی اور بیہقی نے بیان کیا ہے۔

١٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أُعْطِيَتْ أُمَّتِي خَمْسَ خِصَالٍ فِي رَمَضَانَ، لَمْ تُعْطَهَا أُمَّةٌ قَبْلَهُمْ: خُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْکِ، وَتَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى يُفْطِرُوْا، وَيُزَيِّنُ اللهُ ﷻ كُلَّ يَوْمٍ جَنَّتَهُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: يُوْشِکُ عِبَادِيَ الصَّالِحُوْنَ أَنْ يُلْقُوا عَنْهُمُ الْمَئُوْنَةَ وَالْأَذٰى وَيَصِيرُوا إِلَيْکِ، وَيُصَفَّدُ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ، فَلاَ يَخْلُصُوا (فِيْهِ) إِلٰى مَا كَانُوا

١٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٩٢، الرقم: ٧٩٠٤، وابن عبد البر في التمهيد، ١٦/١٥٣، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٥٦، الرقم: ١٤٧٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٤٠، والهندي في كنز العمال، ٨/٢١٩، الرقم: ٢٣٧٠٨۔

يَخْلُصُونَ إِلَيْهِ فِي غَيْرِهٖ، وَيُغْفَرُ لَهُمْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ قَالَ: لاَ، وَلٰكِنَّ الْعَامِلَ إِنَّمَا يُوَفّٰى أَجْرَهٗ إِذَا قَضٰى عَمَلَهٗ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کو ماہ رمضان المبارک میں پانچ امتیازی خصوصیات سے نوازا گیا ہے جن سے پہلے کسی امت کو نہیں نوازا گیا تھا: (۱) ان کے منہ سے آنے والی بو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مشک سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔ (۲) فرشتے افطاری کرنے تک ان کی مغفرت کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ (۳) اللہ تعالیٰ ہر روز اپنے بندوں کے لئے جنت کو خوب سجاتا ہے، پھر فرماتا ہے: عنقریب میرے صالح بندوں سے سختی اور تکلیف کو دور کر دیا جائے گا اور وہ تیری طرف چلیں گے۔ (۴) رمضان المبارک میں سرکش شیاطین کو باندھ دیا جاتا ہے، پس وہ اس ماہ میں اُس کام کی آزادی نہیں پائیں گے جس کی طرف وہ اس کے علاوہ مہینوں میں خلاصی پاتے تھے۔ (۵) جب رمضان المبارک کی آخری رات ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ان کی بخشش فرماتا ہے۔ پس مجلس میں سے موجود ایک شخص نے استفسار کیا: کیا یہ لیلۃ القدر ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ مزدور جب اپنے کام سے فارغ ہو جاتا ہے تو اسے اس کی پوری اُجرت دی جاتی ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمَهُ، فَلْيَصُمْ ذٰلِکَ الْيَوْمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے، البتہ جو شخص پہلے اس دن روزہ رکھتا تھا (یعنی جس شخص کا معمول ہو) تو وہ اس دن روزہ رکھے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢١. عَنْ عَمَّارٍ ﷺ: مَنْ صَامَ يَوْمَ الشَّکِّ فَقَدْ عَصٰی أَبَا الْقَاسِمِ

٢٠: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب الصوم، باب لا يتقدمن رمضان بصوم يوم ولا يومين، ٢/٦٧٦، الرقم: ١٨١٥، ومسلم في الصحيح، کتاب الصيام، باب لا تقدموا رمضان بصوم يوم ولا يومين، ٢/٧٦٢، الرقم: ١٠٨٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٤٧، الرقم: ٨٥٥٨، وابن ماجه في السنن، کتاب الصيام، باب ما جاء في النهي أن يتقدم رمضان بصوم إلا من صام صوما فوافقه، ١/٥٢٨، الرقم: ١٦٥٠۔

٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب الصوم، باب قول النبي ﷺ إذا رأيتم الهلال فصوموا وإذا رأيتموه فأفطروا، ٢/٦٧٤ (ذكره ــــ

ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: جس نے شک والے دن روزہ رکھا تو اس نے ابو القاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٢٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ تَعْجِيلِ صَومِ يَومٍ قَبْلَ الرُّؤْيَةِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاند دیکھنے سے قبل روزہ رکھنے کی ممانعت فرمائی ہے۔''

.... في ترجمة الباب)، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب كراهية صوم يوم الشك، ٢/٣٠٠، الرقم: ٢٣٣٤، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في كراهية صوم يوم الشك، ٣/٢٠٤، الرقم: ٦٨٦، والنسائي في السن، كتاب الصيام، باب صيام يوم الشك، ٤/١٥٣، الرقم: ٢١٨٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في صيام يوم الشك، ١/٥٢٧، الرقم: ١٦٤٥۔

٢٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام ، باب ما جاء في صيام يوم الشك، ١/٥٢٧، الرقم: ١٦٤٦۔

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: تَسَحَّرُوْا، فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ. قَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب بركة السحور من غير إيجاب، ٢/٦٧٨، الرقم: ١٨٢٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل السحور وتأكيد استحبابه واستحباب تأخيره وتعجيل الفطر، ٢/٧٧٠، الرقم: ١٠٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٢٩، الرقم: ١٣٤١٤، والترمذي في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في فضل السحور، ٣/٨٨، الرقم: ٧٠٨، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب الحث على السحور، ٤/١٤٠، الرقم: ٢١٤٤۔

سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ امام ترمذیؒ نے فرمایا: اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، عبد اللہ بن مسعود، جابر بن عبد اللہ، ابن عباس، عمرو بن العاص، عرباض بن ساریہ، عتبہ بن عبد اور ابو درداء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: حدیث انس حسن صحیح ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور اہلِ کتاب کے روزوں کے درمیان صرف سحری کھانے کا فرق ہے۔‘‘

٢٤. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ

٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب قدركم بين السحور وصلاة الفجر، ٢/٦٧٨، الرقم: ١٨٢١، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل السحور وتأكيد استحبابه واستحباب تاخيره وتعجيل الفطر، ٢/٢٧١، الرقم: ١٠٩٧، والترمذي في السنن، كتاب الصوم باب ما جاء في تأخير السحور، ٣/٨٤، الرقم: ٧٠٣، والنسائي في السنن كتاب الصيام، باب قدر ما بين السحور وبين صلاة الصبح، ٤/١٤٣، الرقم: ٢١٥٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في تأخير السحور، ١/٥٤٠، الرقم: ١٦٩٤۔

ﷺ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالسَّحُورِ؟ قَالَ: قَدْرُ خَمْسِينَ آيَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت ﷺ نے کہا: ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سحری کھائی، پھر آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ حضرت انس ﷺ نے پوچھا: اذان اور سحری کے درمیان کتنا وقفہ تھا۔ حضرت زید بن ثابت ﷺ نے کہا: پچاس آیتیں پڑھنے کے برابر۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ. فَقَالَ: إِنَّهَا بَرَكَةٌ أَعْطَاكُمُ اللهُ إِيَّاهَا، فَلَا تَدَعُوهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن حارث نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ سحری تناول فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ سحری برکت ہے جو اللہ

٢٥: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيام، باب فضل السحور، ٤/١٤٥، الرقم: ٢١٦٢، وفي السنن الكبرى، ٢/٧٩، الرقم: ٢٤٧٢، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٩٠، الرقم: ١٦٢١۔

تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائی ہے، پس تم اسے ترک نہ کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٦. عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ مَا أَخَّرُوا السُّحُوْرَ وَعَجَّلُوا الْفِطْرَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ذر ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے: میری اُمت اُس وقت تک خیر پر قائم رہے گی جب تک سحری کھانے میں تاخیر اور اِفطار میں جلدی کرتی رہے گی۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٧. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلسُّحُوْرُ أَكْلَةُ بَرَكَةٍ، فَلَا تَدَعُوْهُ وَلَوْ أَنْ يَجْرَعَ أَحَدُكُمْ جُرْعَةً مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّ اللهَ ﷻ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِيْنَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

’’حضرت ابو سعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

٢٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٧٢، الرقم: ٢١٥٤٦۔

٢٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٢، الرقم: ١١١٠١، وفي ٣/٤٤، الرقم: ١١٤١٤، وابن الجعد في المسند ١/٤٨٧، الرقم: ٣٣٩١۔

سحری کرنا سراپا برکت ہے، لہٰذا اسے نہ چھوڑو اگرچہ پانی کا ایک گھونٹ پینے سے ہی ہو۔ اللہ ﷻ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔'' اسے امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

٢٨. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے جب تک اِفطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ اللهُ ﷻ:

٢٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب تعجيل الإفطار، ٦٩٢/٢، الرقم: ١٨٥٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل السحور وتأكيد استحبابه واستحباب تأخيره وتعجيل الفطر، ٧٧١/٢، الرقم: ١٠٩٨، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في تعجيل الإفطار، ٨٢/٣، الرقم: ٦٩٩، ومالك في الموطأ، كتاب الصيام، باب ما جاء في تعجيل الفطر، ٢٨٨/١، الرقم: ٦٣٤، والشافعي في المسند، ١٠٤/١۔

٢٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاءِ في ـــ

أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری بارگاہ میں سب سے پسندیدہ بندے وہ ہیں جو روزہ جلد افطار کرتے ہیں۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَزَالُ

.... تعجيل الإفطار، ٣/٨٣، الرقم: ٧٠٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٣٧، الرقم: ٧٢٤٠، وأبو يعلى في المسند، ١٠/٣٧٨، الرقم: ٥٩٧٤، وابن حبان في الصحيح، ٨/٢٧٥، الرقم: ٣٥٠٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٥٤، الرقم: ١٤٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٢٣٧، الرقم: ٧٩٠٩۔

٣٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٥٠، الرقم: ٩٨٠٩، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب ما يستحب من تعجيل الفطر، ٢/٣٠٥، الرقم: ٢٣٥٣، والنسائي في السنن الكبرىٰ، كتاب الصوم، باب الترغيب في تعجيل الفطر، ٢/٢٥٣، الرقم: ٣٣١٣، والحاكم في المستدرك، ١/٥٩٦، الرقم: ١٥٧٣، وابن حبان في الصحيح، ٨/٢٧٣، الرقم: ٣٥٠٣، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٢٧٥، الرقم: ٢٠٦٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢٧٧، الرقم: ٨٩٤٤۔

الدِّيْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِأَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى يُؤَخِّرُوْنَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے کیونکہ یہود و نصاریٰ افطار میں تاخیر کیا کرتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ابوداود اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣١. عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ، فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ، فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ؛ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ، فَإِنَّهُ طَهُوْرٌ. وَقَالَ: اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ، وَهِيَ عَلٰى ذِي

٣١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٨، الرقم: ١٦٢٧٦، والترمذي في السنن، كتاب الزكوة، باب ما جاء في الصدقة على ذي القرابة، ٣/٤٦، ٤٧، الرقم: ٦٥٨، والنسائي في السنن الكبرىٰ، ٤/١٦٤، الرقم: ٦٧٠٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء على ما يستحب الفطر، ١/٥٤٢، الرقم: ١٦٩٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢٧٣، الرقم: ٦١٩٥، ٦١٩٦، والدارمي في السنن، ٢/١٣، الرقم: ١٧٠١۔

الرَّحِمِ ثِنْتَانِ: صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه، وَاللَّفْظُ لِلتِّرْمِذِيِّ.

’’سلیمان بن عامر ﷛ سے روایت ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اِفطار کرے تو کھجور سے کرے کیونکہ اس میں برکت ہے، اگر کھجور نہ پائے تو پانی سے افطار کرے کیونکہ یہ پاک ہے۔ نیز فرمایا: مسکین کو صدقہ دینا صرف صدقہ ہے لیکن رشتہ دار پر صدقہ دو چیزیں ہیں: صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣٢. عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ ﷛، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا

٣٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٧/٤، الرقم: ١٦٢٧٠، والترمذى فى السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء ما يستحب عليه الإفطار، ٧٨/٣، الرقم: ٦٩٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء على ما يستحب الفطر، ٥٤٢/١، الرقم: ١٦٩٩، والدارمي في السنن، ١٣/٢ الرقم: ١٧٠١، وابن خزيمة في الصحيح، ٢٧٨/٣، الرقم: ٢٠٦٧، والحميدي في المسند، ٣٦٢/٢، الرقم: ٨٢٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٧٢/٦، ٢٧٣، الرقم: ٦١٩٤، ٦١٩٥، ٦١٩٦۔

أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ، فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ. زَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ، فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ، فَإِنَّهُ طَهُوْرٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''سلمان بن عامر ضبی ﷺ سے روایت ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی افطار کرے تو کھجور کے ساتھ کرے۔ ابن عینیہ کی بیان کردہ روایت میں یہ اضافہ ہے کہ کھجور سے افطار کرنا باعث برکت ہے۔ اور اگر وہ کھجور نہ پائے تو پانی سے افطار کرے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٣. عَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ: أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِکَ أَفْطَرْتُ.

٣٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب القول عند الإفطار، ٢/ ٣٠٦، الرقم: ٢٣٥٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ٣٤٤، الرقم: ٩٧٤٤، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، ٤/ ٢٣٩، الرقم: ٧٩٢٣۔

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت معاذ بن زہرہ (تابعی) سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب افطار فرماتے تو کہتے: اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔''

اس حدیث کو امام ابوداود، ابن اَبی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣٤. عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا، كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَاللَّفْظُ لِلتِّرْمِذِيِّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٣٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٩٢، الرقم: ٢١٧٢٠، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في فضل من فطر صائما، ٣/١٧١، الرقم: ٨٠٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الصوم، باب في ثواب من فطر صائما، ١/٥٥٥، الرقم: ١٧٤٦، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/٣١١، الرقم: ٧٩٠٥، والدارمي في السنن، ٢/١٤، الرقم: ١٧٠٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٧، الرقم: ١٠٤٨۔

''حضرت زید بن خالد جہنی ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو اس کے لیے اس کی مثل ثواب ہے، بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی ہو۔''

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں اور وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٥. عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ﷜ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا أَوْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْحَاجاً أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أُجُوْرِهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئاً.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت زید بن خالد ﷜ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کروایا یا کسی مجاہد کی تیاری کروائی یا کسی حاجی کی تیاری کروائی یا اس کے بعد اس کے اہلِ خانہ کا خیال رکھا تو اُس کے لئے بھی اتنا ہی اجر

٣٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٤/٢٣٠، الرقم: ١٩٥٥٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/٢٥٦، الرقم: ٥٢٦٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٨٠، الرقم: ٤١٢٢، وفي السنن الكبرىٰ، ٤/٢٤٠، الرقم: ٧٩٢٩۔

ہے، بغیر اس کے کہ ان کے اجر میں سے کسی چیز کی کمی کی جائے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص (بحالتِ روزہ) جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ کھانا پینا ترک کرے۔‘‘

٣٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب من لم يدع قول الزور والعمل به في الصوم، ٢/٦٧٣، الرقم: ١٨٠٤، وفي كتاب الأدب، باب قول الله تعالى: واجتنبوا قول الزور، ٥/٢٢٥١، الرقم: ٥٧١٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٥٢، الرقم: ٩٨٣٨، وأبوداود في السنن، كتاب الصوم، باب الغيبة للصائم، ٢/٣٠٧، الرقم: ٢٣٦٢، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في التشديد في الغيبة للصائم، ٣/٨٧، الرقم: ٧٠٧، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في الغيبة والرفث للصائم، ١/٥٣٩، الرقم: ١٦٨٩۔

اس حدیث کو امام بخاری، احمد بن حنبل اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٣٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوْعُ، وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجه وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت سے روزہ دار ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو بھوک کے علاوہ کچھ نہیں ملتا اور بہت سے قیام کرنے والے ایسے ہوتے ہیں کہ قیام کرنے والے کو اپنے قیام سے جاگنے کے سوا کچھ نہیں ملتا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٣٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٤١، الرقم: ٩٦٨٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء فى الغيبة والرفث للصائم، ١/٥٣٩، الرقم: ١٦٩٠، والدارمي في السنن، باب في المحافظة على الصوم، ٢/٣٩٠، الرقم: ٢٧٢٠، والنسائي في السنن الكبرىٰ، ٢/٢٣٩، الرقم: ٣٢٣٩، وابن المبارك في المسند، ١/٤٤، الرقم: ٧٥۔

٣٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ، لَمْ يُجْزِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے بغیر عذر کے ماہ رمضان کا ایک روزہ چھوڑا تو زمانہ بھر کے روزے بھی اس کا بدل نہ ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣٩. عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ: اَلصَّوْمُ فِي

٣٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٤٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في الصوم في السفر، ١/٥٣٥، الرقم: ١٦٧٢، الرقم: ٩٧٠٤، والدارقطني في السنن، ٢/٢١١، الرقم: ٢٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٣٤٧، الرقم: ٩٧٨٣، ٩٧٨٤، وفي ٣/١١٠، الرقم: ١٢٥٦٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٢٢٨، الرقم: ٧٨٥٥، وإسحاق بن راهويه في المسند، ١/٢٩٦، الرقم: ٢٧٣۔

٣٩: أخرجه النسائي فى السنن، كتاب الصيام، باب ذكر قوله الصائم في السفر كالمفطر في الحضر، ٤/١٨٤، الرقم: ٢٢٩٢، وابن

السَّفَرِ؟ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَصُوْمُ وَيُفْطِرُ.

وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: صَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي السَّفَرِ، وَأَفْطَرَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجه.

”حضرت عوام بن حوشب سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت مجاہد سے دریافت کیا: سفر میں روزہ رکھنا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سفر میں روزہ رکھتے اور افطار بھی فرماتے تھے۔“

اور ایک روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ نے سفر میں کبھی روزہ رکھا اور کبھی افطار بھی فرمایا ہے۔“

اس حدیث کو امام نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

إِنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ فِي رَمَضَانَ أَفْضَلُ مِنَ الْإِفْطَارِ وَيَشْهَدُ لَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَكَثِيْرًا مِنْ أَصْحَابِهِ صَامُوْا فِي رَمَضَانَ فِي سَفَرِ غَزْوَةِ فَتْحِ مَكَّةَ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَلَوْ كَانَ أَفْضَلُ التَّرْكِ

.... ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في الصوم في السفر، ١/٥٣١، الرقم: ١٦٦١، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٢٨٥، الرقم: ١١٧٤٩۔

مُطْلَقًا لِمَا وَقَعَ ذٰلِکَ. (عُمْدَةِ الْقَارِي وَعُمْدَةِ الرِّعَايَةِ مُخْتَصرًا) إِسْتَفَادَ مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيْثِ: أَنَّ الْمُسَافِرَ إِنْ كَانَ لَا يَسْتَضَرُّ بِالصَّوْمِ فَصَوْمُهُ أَفْضَلُ، وَإِنْ أَفْطَرَ جاز. (كَذَا فِي الْهِدَايَةِ)۔ وَقَالَ الْإِسْبِيْجَابِيُّ فِي شَرْحِ مُخْتَصَرِ الطَّحَاوِيِّ: اَلْأَفْضَلُ، فَإِنْ أَفْطَرَ مِنْ غَيْرِ مَشَقَّةٍ لَا يَأْثِمُ. قَالَهُ فِي عُمْدَةِ الْقَارِي. وَمَا رُوِي فِي الصَّحِيْحَيْنِ أَنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَانَ فِي سَفَرٍ، فَرَأٰى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ. فَقَالَ: مَا هٰـذَا؟ قَالُوْا: صَائِمٌ. فَقَالَ: لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ. وَكَذَا مَا رَوٰى مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلٰى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ، فَصَامَ النَّاسُ، ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَهُ. فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ، فَقَالَ: أُوْلٰئِکَ الْعُصَاةُ(١). وَكَذَا مَا رَوَى ابْنُ مَاجه

---

(١) أخرجه مسلم في كتاب الصيام، باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر فى غير معصية إذا كان سفره مرحلتين فأكثر وأن الأفضل لمن أطاقه بلا ضرر أن يصوم ولمن يشق عليه أن يفطر ٢/٧٨٥، الرقم: ١١١٤۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صَائِمُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ (١). مَحْمُوْلٌ عَلٰى أَنَّهُمُ اسْتَضَرُّوْا بِهٖ وَأَوْرَثَ صَوْمُهُمْ ضَعْفًا أَوْ مَرَضًا، كَمَا يُعْلَمُ.

’’رمضان کے مہینے میں دورانِ سفر روزہ رکھنا روزہ چھوڑنے سے افضل ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ فتح مکہ کے وقت ماہ رمضان المبارک میں جب حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ سفر میں تھے تو آپ ﷺ اور کئی صحابہ نے روزہ رکھا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔ اگر مطلقاً ترک کرنا افضل ہوتا تو عمدۃ القاری اور عمدۃ الرعایۃ اسے مختصراً یوں بیان نہ کرتے۔ انہی احادیث سے مستفاد ہے کہ اگر روزے دار کے لئے روزہ مضر نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے اور سفر میں روزہ چھوڑنا جائز ہے۔ ہدایہ میں اسی طرح ہے۔ شرح مختصر الطحاوي میں اسیجابی نے بھی اسے افضل قرار دیا ہے، اور اگر سفر میں بغیر مشقت کے روزہ نہ رکھے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اسے عمدۃ القاری میں بیان کیا گیا ہے۔ اور صحیحین میں روایت کیا گیا ہے کہ آپ ے سفر میں تھے تو آپ ے نے بہت زیادہ لوگوں کا ہجوم دیکھا جو آپ ے کے گرد جمع ہو گئے۔ آپ ے نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ تو صحابہ کرام . کہنے لگے: روزہ دار ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔ اور

(١) أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في الإفطار فى السفر، ١/٥٣٢، الرقم: ١٦٦٦۔

اس طرح مسلم نے جابر . سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے سال رمضان المبارک کے مہینے میں مکہ کے لئے نکلے تو جب آپ ﷺ کراع الغمیم کے مقام پر پہنچے تو بعض لوگوں نے روزہ رکھ لیا، پھر آپ ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور پی لیا۔ آپ ے سے عرض کیا گیا: بعض لوگوں نے تو روزہ رکھ لیا ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ نافرمان ہیں۔ اور اِسی طرح ابن ماجہ نے عبد الرحمٰن بن عوف سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ے نے فرمایا: سفر میں رمضان کے روزے رکھنے والا ایسے ہے جیسے کہ کوئی گھر میں بغیر روزے کے ہو۔ تو یہ اس پر محمول ہے کہ سفر میں روزہ ان کو نقصان پہنچائے گا اور اُن میں کمزوری یا بیماری کا سبب بنے گا۔ جیسا کہ اس ارشادِ گرامی کے صادر ہونے کے پس منظر سے پتہ چلتا ہے۔‘‘

٤٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ بِمَكَّةَ فَصَامَ وَقَامَ مِنْهُ مَا تَيَسَّرَ لَهُ، كَتَبَ اللهُ لَهُ مِائَةَ أَلْفِ شَهْرِ رَمَضَانَ، فِيمَا سِوَاهَا، وَكَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ عِتْقَ رَقَبَةٍ. وَكُلِّ

٤٠: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب المناسك باب صيام شهر رمضان بمكة، ٢/١٠٤١، الرقم: ٣١١٧، وذكره الكناني في مصباح الزجاجة، ٣/٢١٧، والهندي في كنز العمال، ١٢/٩١، الرقم: ٣٤٦٥٧۔

لَيْلَةٍ عِتْقَ رَقَبَةٍ. وَكُلِّ يَوْمٍ حُمْلَانَ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ. وَفِي كُلِّ يَوْمٍ حَسَنَةً. وَفِي كُلِّ لَيْلَةٍ حَسَنَةً. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابن عباس ﷺ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مکہ میں رمضان پائے اور روزے رکھے اور رات کو حسبِ توفیق عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس رمضان کے علاوہ ایک لاکھ رمضان کا ثواب لکھے گا، اور ہر روزے کے عوض ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اور اسی طرح ہر رات کی عبادت کے عوض بھی یہی اجر ملے گا۔ اور ہر روز اللہ تعالیٰ کی راہ میں لدے ہوئے گھوڑے صدقہ کرنے کا اجر ملے گا۔ ہر دن اور رات (مزید) ایک ایک نیکی (بھی) نامہ اعمال میں لکھی جائے گی۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٤١. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِي هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، وَالْجُمُعَةُ فِي مَسْجِدِي هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ جُمُعَةٍ فِيْمَا

٤١: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٤٨٧/٣، الرقم: ٤١٤٧، والهندي في كنز العمال، ١٠٦/١٢، الرقم: ٣٤٨٢٦، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١٤٢/٢، الرقم: ١٨٤١، والصنعاني في سبل السلام، ٢١٧/٢۔

سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، وَشَهْرُ رَمَضَانَ فِي مَسْجِدِي هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الإِيْمَانِ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے راویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز کی ادائیگی اس کے علاوہ دیگر مساجد کی نسبت ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے، اور میری مسجد میں نمازِ جمعہ دیگر مساجد کی نسبت ہزار جمعوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے اور میری اس مسجد میں رمضان المبارک گزارنا دیگر مساجد کی نسبت ہزار رمضان سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے۔‘‘ اس حدیث کو امام بیہقی نے شعب الایمان میں بیان کیا ہے۔

مصادر التّخریج

١. **القرآن الحکیم۔**

٢. **احمد بن حنبل،** ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤-٢٤١ھ/ ٧٨٠-٨٥٥ء)۔ **المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔**

٣. **اَزدی،** ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ **الجامع الصحیح مسند الإمام الربیع بن حبیب۔ بیروت، لبنان، دارالحکمۃ، ١٤١٥ھ۔**

٤. **بخاری،** ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ **الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔**

٥. **بزار،** ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠-٢٩٢ھ/ ٨٢٥-٩٠٥ء)۔ **المسند۔ بیروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔**

٦. **بیہقی،** ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔**

٧. **بیہقی،** ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/

٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

٨. **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢١٠-٢٧٩ھ/٨٢٥-٨٩٢ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء۔

٩. **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١-٤٠٥ھ/٩٣٣-١٠١٤ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر و التوزیع۔

١٠. **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠-٣٥٤ھ/٨٨٤-٩٦٥ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٤ھ/١٩٩٣ء۔

١١. **حمیدی**، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (٢١٩ھ/٨٣٤ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

١٢. **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن إسحاق (٢٢٣-٣١١ھ/٨٣٨-٩٢٤ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/١٩٧٠ء۔

١٣. **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦-٣٨٥ھ/٩١٨-٩٩٥ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٨٦ھ/١٩٦٦ء۔

١٤. **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (١٨١-٢٥٥ھ/٧٩٧-٨٦٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

١٥. **ابو داود**، سلیمان بن اشعث سجستانی (٢٠٢-٢٧٥ھ/٨١٧-٨٨٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

١٦. **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الھمذانی (٤٤٥-٥٠٩ھ/ ١٠٥٣-١١١٥ء)۔ **مسند الفردوس**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

١٧. **ابن راہویہ**، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (١٦١-٢٣٧ھ/٧٧٨-٨٥١ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

١٨. **سندی**، نور الدین بن عبدالھادی، ابو الحسن (١١٣٨ھ)۔ **حاشية على سنن النسائي**۔ حلب، شام: مکتبہ المطبوعات الاسلامیہ، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

١٩. **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (١٥٩-٢٣٥ھ/٧٧٦-٨٤٩ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

٢٠. ابن شاہین، ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان (٢٩٧-٣٨٥ھ)۔ **الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذلک**۔ دمام، سعودی عرب: دار ابن

الجوزي، ١٤١٥ھ/١٩٩٥ء۔

٢١. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧١ء)۔ **المعجم الكبير**۔ قاہرہ، مصر: مكتبہ ابن تیمیہ۔

٢٢. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧١ء)۔ **المعجم الكبير**۔ موصل، عراق: مطبعة الزہراء الحدیثہ۔

٢٣. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ١٤١٥ھ۔

٢٤. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **المعجم الصغير**۔ بیروت، لبنان: المكتب الاسلامی، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٢٥. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **مسند الشاميين**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٤ء۔

٢٦. **طحاوی**، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٢٩-٣٢١ھ/٨٥٣-٩٣٣ء)۔ **شرح معاني الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الكتب العلمیہ، ١٣٩٩ھ۔

٢٧. **طیالسی**، ابو داود سلیمان بن داود جارود (١٣٣-٢٠٤ھ/ ٧٥١-٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۲۸. **ابن عبد البر**، ابو عمر يوسف بن عبد الله النمری، (۳٦٨-٤٦٣ھ/ ۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ **التمهيد لما في الموطا من المعانی والأسانيد**۔ مغرب (مراكش): وزات عموم الأوقاف، ۱۳۸۷ھ۔

۲۹. **عبد الرزاق**، ابو بكر بن همام بن نافع صنعانی (۱۲٦-۲۱۱ھ/ ۷٤٤-۸۲٦ء)۔ **المصنف**۔ بيروت، لبنان: المكتب الاسلامی، ۱٤۰۳ھ۔

۳۰. **عبد بن حميد**، ابو محمد بن نصر الكسی (۲٤۹ھ/۸٦۳ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مكتبة السنہ، ۱٤۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

۳۱. **عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد كنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱٤٤۹ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ لاہور، پاکستان: دارنشر الكتب الاسلاميہ، ۱٤۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

۳۲. **ابوعوانہ**، يعقوب بن اسحاق بن ابراہيم بن زيد نيشاپوری (۲۳۰-۳۱٦ھ/ ۸٤۵-۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بيروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۳۳. **عينی**، بدر الدين ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسين بن يوسف بن محمود (۷٦۲-۸۵۵ھ/۱۳٦۱-۱٤۵۱ء)۔ **عمدة القاري شرح على صحيح البخاري**۔ بيروت، لبنان: دار الفكر، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

۳٤. **قضاعی**، ابو عبد الله محمد بن سلامہ بن جعفر (٤۵٤ھ)۔ **مسند الشهاب**۔ بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱٤۰۷ھ۔

۳۵. **كنانی**، احمد بن ابی بكر بن إسماعيل (۷٦۲-۸٤۰ھ)۔ **مصباح**

الزجاجة في زوائد ابن ماجه۔ بیروت، لبنان، دارالعربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

٣٦. **ابن ماجہ**، ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹-۲۷۳ھ/ ۸۲۴-۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

٣٧. **مالک**، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (۹۳-۱۷۹ھ/ ۷۱۲-۷۹۵ء)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

٣٨. **مسلم**، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (۲۰۶-۲۶۱ھ/ ۸۲۱-۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٣٩. **مقدسی**، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (۵۴۱-۶۰۰ھ)۔ **الأحاديث المختارة**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مكتبة النهضة الحديثيه، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

٤٠. **ملاعلی قاری**، نور الدین علی بن سلطان محمد ہروی حنفی (م۱۰۱۴ھ/۱۶۰۶ء)۔ **مرقاة المفاتيح**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء۔

٤١. **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱-۶۵۶ھ/۱۱۸۵-۱۲۵۸ء)۔ **الترغيب والترهيب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

٤٢. **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

٤٣. **نسائی**، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن الکبری۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱٤۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

٤٤. **نظام الدین**، شیخ (م ۱۱٦۱ھ)۔ **فتاوی ہندیہ المعروف فتاوی عالمگیر۔** بیروت، لبنان، دار احیاء، ۱٤۲۳ھ۔

٤٥. **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳٦-٤۳۰ھ/ ۹٤۸-۱۰۳۸ء)۔ **مسند الامام أبي حنیفة۔** ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الکوثر، ۱٤۱۵ھ۔

٤٦. **ابن ہمام**، کمال الدین بن محمد بن عبد الواحد (م ٦۸۱ھ)۔ **فتح القدیر۔** کوئٹہ، پاکستان: مکتبہ رشیدیہ۔

٤۷. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵-۱٤۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد۔** قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱٤۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٤۸. **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/ ۸۲۵-۹۱۹ء)۔ **المسند۔** دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱٤۰٤ھ/ ۱۹۸٤ء۔